

مسئلہ: محترم جناب مفتی صاحب جامعہ اشرفیہ لاہور گزارش ہے میں سرکاری محکمہ میں ملازم ہوں اپنی تنخواہ کے علاوہ اوپر کی کمائی جو کہ لاکھوں میں ہے میں نے کسی شخص کو مضاربت پر دی۔ کیا اس سے آنے والا منافع سے کسی امیر/غریب کی مدد کر سکتے ہیں؟

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
الجواب حامد او مصليا و مسلما



یاد رہے کہ حرام مال سے کاروبار کرنا جائز نہیں۔ بلکہ ایسی رقم کو فوری طور پر اصل مالکان تک پہنچادیں اور اگر مالکان تک کسی بھی وجہ سے رسائی ممکن نہ ہو تو ایسی صورت میں اس رقم کو بغیر ثواب کی نیت کے فقیر پر صدقہ کرنا ضروری ہے۔ نیز اگر کوئی شخص مال حرام کاروبار میں لگانے کے بعد اس سے نفع حاصل کر چکا ہے تو اس سے امیر یا غریب کی مدد کر سکتا ہے، وہ واجب التصدق ہے بلانیت ثواب فقراء پر صدقہ کریں۔

۱۔ قال العلامة الشامي: (قوله اکتسب حراما الخ) توضیح المسألة ما فی الفتنارخانية حيث قال: رجل اکتسب مالا من حرام ثم اشترى فہذا علی خمسة اوجه، اما ان دفع تلك الدراہم الی البائع اولاً ثم اشترى منه ہا او اشترى قبل الدفع ہا ودفعها، او اشترى قبل الدفع ہا ودفع غیرها، او اشترى مطلقاً ودفع تلك الدراہم، او اشترى بدراہم اخر ودفع تلك الدراہم، قال ابو نصر یطیب له ولا یجب علیہ ان یتصدق الا فی الوجه الاول... وقال الکرخی فی الوجه الاول والثانی لا یطیب، وفی الثالث الاخیرة یطیب، وقال ابو بکر لا یطیب فی الكل، لكن الفتوی الان علی قول الکرخی دفعا للحرج عن الناس۔ (رد المحتار ۴: ۲۴۴ مطلب اذا اکتسب حراما ثم اشترى فہو علی خمسة اوجه)

۲۔ فی شرح المجلة: لانه اما غاصب او مستودع، وكل منهما استریح فیما فی یدہ لنفسه، یكون ربحه له لا للمالك لكن یملكه ملكاً خبیثاً سبیلہ التصدق به علی الفقراء۔) شرح المجلة ۴: ۳۰ المادة: ۱)

۳۔ وأما إذا كان عند رجل مال خبیث، فإما إن ملكه بعقد فاسد أو حصل له بغير عقد، ولا یمکنه أن یرده إلی مالکة ویرید أن یدفع مظلّمته عن نفسه فلیس له حيلة إلا أن یدفعه إلی الفقراء... ولكن لا یرید بذلك الأجر والثواب، ولكن یرید دفع المعصية عن نفسه۔ (بذل المجہود، کتاب الطہارة، باب فرض الوضوء، قديم ۱/ ۲۷، جدید باب النشار الإسلامی، ص ۳۵۹-۳۶۰)

وعلی بذال قالوا: لومات رجل وكسبه من بیع الباذق أو الظلم أو أخذ الریخوة... من شینا وبسوا ولی لهم ویردونہا علی أربابہا إن عرفوہم، وإلا تصدقوا ہا! لأن سبیل الکسب الخبیث التصدق إذا تعذر الیرد علی صاحبہ (ابو نصر الحفانوی، کتاب الکراہیة، فصل فی البیع، مکتبہ زکریا دیوبند ۶۰/ ۷، إمدادیہ ملتان ۲۷/ ۶) والله تعالی اعلم بالصواب



ڈاکٹر امجد علی عفی عنہ

دارالافتاء جامعہ اشرفیہ لاہور

۰۳ ربیع الاول ۱۴۴۵ 20 ستمبر 2023

الجواب صحیح
محمد انصار بیگ
۳۳/۳/۲۰۲۵

